اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✽ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "
فی پرچہ	۱؍

جلد ۲ | ۱۹ ارنبوت ۱۳۲۷ھ | ۱۶ ارمحرم ۱۳۶۸ھ | ۱۹ ارنومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۶۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ ارنبوت - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے - احباب دعائے صحت فرمادیں -

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت بدستور علیل ہے - احباب دردِ دل سے دعا فرمادیں -

پٹھان پاکستان کی تلوار ہیں - وہ پاکستانی جھنڈے کو ہمیشہ سربلند رکھینگے

قبائلی سرداروں سے خواجہ ناظم الدین کا خطاب

پشاور ۱۸ ارنومبر - پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے قبائلیوں کو پھر یقین دلایا ہے کہ ان کے مفاد حکومت پاکستان کے ہاتھ میں بالکل محفوظ ہیں - اور یہ کہ پاکستان کی حکومت ان کی اپنی ہی حکومت ہے پاراچنار میں قبائلی سرداروں نے ایک دربار میں آج صبح ہز ایکسیلنسی خواجہ ناظم الدین کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا - سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا - قائداعظم نے یقین محکم اتحاد اور عمل کے جو تین بنیادی اصول ہمارے سامنے رکھے ہیں - اگر ہم میں سے ہر ایک ان پر دلجمعی سے کاربند ہو جائے تو پاکستان تھوڑے ہی عرصہ میں سب سے زیادہ خوشحال ملک بن سکتا ہے آپ نے مزید فرمایا - سرحدی قبائل نے جس گہری محبت اور وفاداری کا اظہار کیا ہے اس کا میرے دل پر بڑا اثر ہے پٹھان پاکستان کی تلوار ہیں - مجھے امید ہے وہ اپنی روایتی خودداری اور وفا شعاری سے کام لیتے ہوئے پاکستان کے جھنڈے کو ہمیشہ سربلند رکھینگے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا - کشمیر کا مسئلہ پاکستان کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے قیام پاکستان کے بعد جو مشکلات پیش آئی تھیں ان پر نہایت تسلی بخش طور پر قابو پایا جا رہا ہے اور پاکستان تیزی سے ترقی کر رہا ہے -

قبائلی سرداروں نے اپنے سپاسنامے میں اس بات پر زور دیا تھا کہ پاکستان کے ساتھ ہماری کامل وفاداری کو کوئی چیز متزلزل نہیں کر سکتی - ہم پاکستان کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں - اور انشاء اللہ قربانی کے میدان میں ہمیشہ ہی پیش پیش رہینگے - کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے سپاسنامے میں یقین دلایا گیا تھا - کہ پٹھان کشمیر کے مسلمانوں کو آزاد کرانے کا تہیہ کر چکے ہیں - اور وہ ان کی امداد کی ہر ممکن کوشش سے قطعاً دریغ نہ

۴

رفتار جنگ

تراڑکھل ۱۸ ارنومبر - سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آزاد فوج نے مینڈھر کے علاقہ میں ہندوستانی فوج کے بھرپور حملہ کو ناکام بنا دیا ہے - دشمن نے اس حملہ میں دو ٹینک استعمال کئے تھے - جسے شدید جانی نقصان پہنچا - ایک اور محاذ پر انہوں نے چھوٹی توپوں سے بمباری کی - مگر کوئی نقصان نہ ہوا - لداخ میں لڑائی برابر جاری ہے -

استخانوی صدر کی دوسری اپیل

پیرس ۱۸ ارنومبر - اقوام متحدہ کے سیکرٹری اور صدر نے مغربی طاقتوں سے پھر اپیل کی ہے کہ وہ برلن کے قضیے کو ختم کرنے کے لئے ان کی خدمات کو قبول کریں - ابھی تک مغربی طاقتوں کی طرف سے اس اپیل کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا - اور نہ ہی اس کا ردِّ عمل معلوم ہو سکا ہے - پہلی اپیل کو چاروں حکومتوں نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا ہے - کہ جب تک روس برلن کی ناکہ بندی اٹھا نہ لے گا - برلن کا قضیہ سلجھ نہیں سکتا -

ایتھنز ۱۸ ارنومبر آج یونان کی نئی کابینہ معرض وجود میں آگئی -

یہود کیخلاف متحدہ محاذ کیضرورت

قاہرہ ۱۸ ارنومبر - مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے کل پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ فلسطین میں حکومت مصر عرب حکومتوں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کیلئے تیار ہے - اور یہود کی مخالفت کیلئے ہر مصیبت مول لینے کے لئے وہ تیار ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم تمام عرب حکومتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کامل اتحاد اور پورے تعاون سے کام کریں - آخر میں آپ نے کہا مصر اس جنگ کو جیتنے کے لئے جدید ترین اسلحہ کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے -

ڈچ انڈونیشی مذاکرات

جگجاکارٹا - ۱۸ ارنومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہالینڈ کے چار اور مشیر جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر محمد حطہ سے سلسلہ گفتگو جاری رکھنے کے لئے عنقریب جگجاکارٹا پہنچنے والے ہیں -

فلسطین کی طرز حکومت

پیرس ۱۸ ارنومبر - کل سلامتی کونسل کے اجلاس میں شام کے نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ فلسطین میں امریکہ اور سوئٹزرلینڈ کے طریق پر سارے ملک کے لئے ایک ہی حکومت قائم کی جائے -

۴

لنڈی کوتل - دربار میں کرم ڈیلی کے ایجنٹ جنرل نے گورنر جنرل کی خدمت میں قائداعظم ریلیف فنڈ کیلئے ۸ ہزار کی ایک تھیلی پیش کی - صبح آپ نے کرم ملیشیا کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا - اور دربار کے بعد کرم ڈیلی کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے آج شام آپ واپس پشاور پہنچ گئے -

پاکستان کی زراعت کو فروغ دینے کیضرورت

واشنگٹن ۱۸ ارنومبر - خوراک و زراعت کونسل میں پاکستانی نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا - اگر پاکستان کی زراعت کو فروغ دینے کے لئے اقوام متحدہ کوشش کریں - اور اس کے لئے ضروری اشیاء مہیا کریں - تو پاکستان ۳۰ - ۴۰ لاکھ ٹن گندم اور پہلے سے دگنی کپاس ہر سال پیدا کر سکتا ہے -

آخر میں آپ نے اس امید کا اظہار کیا - کہ ممبر ممالک پاکستان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے -

وزیر اعظم مشرقی پاکستان کے دورے پر

کراچی ۱۸ ارنومبر - وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علیخان آج بذریعہ ہوائی جہاز مشرقی پاکستان کے پہلے سرکاری دورے پر کراچی سے ڈھاکہ پہنچے ہوائی مستقر پر آپ کا شایان شان استقبال کیا گیا - گورنر مشرقی بنگال وزیر اعظم دیگر وزراء کانگرسی رہنما پسماندہ اقوام کے لیڈر اور معزز شہری وہاں موجود تھے آپ مشرقی پاکستان کا ۱۱ روز تک دورہ کرینگے پہلے دو روز ڈھاکہ میں مقیم رہینگے

درآمد کی پابندیاں نرم کر دی گئیں

کراچی ۱۸ ارنومبر - حکومت پاکستان نے درآمد کی تجارت پر پابندیاں کچھ اور نرم کر دی ہے سٹرلنگ والے ممالک اور جن سے خرید و فروخت کرنے میں آسانیاں ہیں ان سے زیادہ درآمد کی سہولتیں مہیا کی ہیں - حکومت آہستہ آہستہ درآمد کی تمام پابندیوں کو ختم کر دینا چاہتی ہے -

سندھ میں کونین کی تقسیم

کراچی ۱۸ ارنومبر - حکومت سندھ نے ملیریا کی روک تھام کیلئے مہاجرین کو کونین کو ڈاکخانوں کے ذریعے تقسیم کرنیکا انتظام کیا ہے امید ہے اس طرح مہاجرین کو کونین حاصل کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی اسکے علاوہ مقامی لوگ بھی حاصل کر سکینگے -

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی | پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی - اے - ایل ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

اگر کشمیر کی لڑائی میں پاکستانی فوجیں مداخلت نہ کرتیں تو کشمیر کی جانب سے لاکھوں پناہ گزین پھر پاکستان آنے شروع ہو جاتے

جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے کشمیر پاکستان کا ہی ایک حصہ ہے

جنگ کشمیر پر "مانچسٹر گارڈین" میں ایم۔ فلپ پرائس کا مفصل تبصرہ

انگلستان کے مشہور اخبار مانچسٹر گارڈین کی ۱۱ر نومبر کی اشاعت میں برطانوی دارالعوام کے رکن مسٹر ایم۔ فلپ پرائس کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے کشمیر کی موجودہ صورت حال پر مفصل تبصرہ کیا ہے مسٹر پرائس نے یہ مضمون راولپنڈی میں لکھا تھا۔ مضمون کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

ریاست کشمیر کا پہاڑی علاقہ اور سری نگر کے گرد و نواح کی سطح مرتفع جغرافیائی لحاظ سے سندھ کے میدانی علاقہ کا ہی ایک حصہ ہیں۔ تمام کے تمام دریا اور وہ تمام سڑکیں جن پر تمام سال آمد و رفت رہتی ہے۔ وادی کشمیر سے ہوتی ہوئی پنجاب میں ہی اترتی ہیں اسی طرح نسلوں سے کشمیر کی اقتصادی زندگی بھی اسی علاقے کے ساتھ وابستہ چلی آرہی ہے۔ جو آج پاکستان کے نام سے موسوم ہے۔ کشمیر کی لکڑی جو یہاں کی اجناس خام میں اہم جنس خیال کی جاتی ہے۔ دریاؤں کے ذریعے جہلم اور ملتان پہنچائی جاتی ہے۔ ....

.... نیز یہاں کی کھالوں اور اون وغیرہ کی لاہور اور سندھ کی منڈیوں میں بہت کھپت ہے۔

جہاں تک آبادی کا تعلق ہے۔ کشمیر میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ہے اور وہ مغربی پنجاب کے باشندوں سے بہت ملتے جلتے ہیں دونوں ہی پنجابی زبان بولتے ہیں۔ جس میں مغلوں کی فارسی زبان اور اردو کے الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک زمانے میں سندھ کے بالائی علاقے کی دور دراز وادیوں اور چینی ترکستان تک ہندی تہذیب کا اثر پہنچا لیکن کشمیر نے اس اثر کو بہت کم قبول کیا۔ کیونکہ کشمیر جنوب کی نسبت مغرب کی جانب سے زیادہ کھلا ہوا ہے۔ اسلئے درۂ خیبر میں سے ہو کر آنے والے حملہ آوروں کی تہذیب ہی اس پر زیادہ اثر انداز ہوتی رہی ہے دسویں صدی عیسوی سے عرب اثر کے ماتحت اسلام شمالی ہندوستان میں پھیلنا شروع ہوا اور رفتہ رفتہ کشمیر کی پہاڑیوں میں بھی جا پہنچا اور اس وقت سے تمام کشمیر پر مسلمانوں کا تہذیب و تمدن ہی چھایا ہوا ہے۔ شاہان مغلیہ میں سے اکبر اورنگ زیب اور جہانگیر وغیرہ وہاں اکثر جاتے رہتے تھے اور ان کے وہاں بکثرت جانے کی وجہ سے بھی اسلامی ثقافت اور تمدن کو اس علاقے میں نہ صرف جڑ پکڑنے میں مدد ملی۔ بلکہ اس کا اثر و نفوذ پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ گیا یہ محض ایک حادثاتی اتفاق تھا کہ ایک ہندو حکمران کشمیر کا مہاراجہ بن بیٹھا۔ لیکن اس کے برسر اقتدار آنے سے اصل باشندگان کشمیر کے نظریات اور احساسات میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ سنہ ۱۸۴۶ء میں سکھوں کی دوسری لڑائی کے بعد یہ حادثہ رونما ہوا کہ انگریزوں نے گلاب سنگھ نامی شخص کو اسلئے کشمیر بخش دیا کہ اس نے سکھوں کی طرف سے ۷۵ لاکھ روپیہ تاوان دینا منظور کر لیا تھا۔ اور اس طرح ہم نے ہی کشمیر پر ایک باہر کے غیر متعلق شخص کی فرمانروائی کو مسلط کر دیا اس کے جو نتائج برآمد ہوئے۔ وہ آج ہمارے سامنے ہیں۔

سنہ ۱۹۴۷ء کے وسط تک کہ جب انگریزوں نے ہندوستان سے چلا جانے کا اعلان کیا کشمیر ڈوگرہ مہاراجہ اور ہندو برہمنوں کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنا رہا۔ اسکے بعد ریاست کی مغربی حدود پر مملکت پاکستان کے عالم وجود میں آجانے کے واضح امکانات سے ڈوگرہ مہاراجہ کو یہ خطرہ محسوس ہوا کہ اس اسلامی ریاست کی طرف اسکی رعایا کا طبعی میلان اس کے اپنے اختیارات کے حق میں مہلک ثابت ہوگا۔ کیونکہ وہ حکمرانی کے گھمنڈ میں اب تک ان پر بے پناہ مظالم توڑتا رہا تھا۔ مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے تک کی اجازت نہ تھی جو ان کے شہری حقوق کے ساتھ ساتھ زراعت پر بھی بری طرح اثر انداز ہو رہی تھی۔ بات بات پر ٹیکس لگا دیئے جاتے تھے کہیں دیوار میں کھڑکی پھوڑنے پر تو کہیں مکان میں دھوئیں کی چمنی بنانے پر۔ سنہ ۱۹۴۷ء کے اوائل میں کہ جب انگریز ہندوستان سے کوچ کی تیاریاں کر رہا تھا۔ مہاراجہ نے اپنی مسلم رعایا کو مرعوب کرنے کے لئے سکھوں اور ہندو مہاسبھا کے ایجنٹوں کو ریاست میں بلانا شروع کر دیا رعایا میں بے چینی اور مخالفت بڑھتی گئی۔ جس نے بعد میں شورش کی صورت اختیار کر لی اگست ۱۹۴۷ء میں کہ جب پاکستان اور ہندوستان کی دو آزاد و خود مختار مملکتیں عالم وجود میں آگئیں۔ دبا ہوا مواد پھوٹ نکلا۔ پونچھ کے سارے علاقے یعنی مغربی کشمیر میں کسانوں نے علم بغاوت بلند کر دیا اور انہوں نے مہاراجہ کی فوجوں اور سکھ و ہندو مہاسبھا کے ایجنٹوں کو شکست دے کر پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔

پونچھ کے کسان وادی کشمیر کے خاموش طبع اور غریب و بزدل لوگوں سے بالکل مختلف ہیں کہ جو عرصہ سے ڈوگرہ پولیس کے پاؤں تلے خوف و ہراس کی حالت میں زندگی گذارتے چلے آئے ہیں۔ مغربی کشمیر کا علاقہ پہاڑی ہے اور وہاں کے لوگ باہمت اور مضبوط ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے حق میں جو تحریک پیدا ہوئی۔ اسکی ابتداء مغربی کشمیر کے باشندوں کی طرف سے ہی ظہور میں آئی پاکستان کی فوجوں نے اس میں کوئی حصہ نہیں لیا اور مسٹر جناح نے اپنی قوم کی طرف سے شدید دباؤ کے باوجود کشمیری مسلمانوں کی امداد کے لئے فوجیں بھیجنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو بآسانی یہ قدم اٹھا سکتے تھے اس عرصہ میں شمال مغربی سرحد کے قبائلی پٹھانوں نے غیر منظم جتھوں کی صورت میں شمالی پنجاب کو عبور کر کے پونچھ میں علم بغاوت بلند کرنے والے مسلمانوں کی امداد کو پہنچنا شروع کر دیا اور یہ اس طرح ہوا کہ ہر سال موسم خزاں میں پٹھان باشندے اور شمال مغربی سرحد کے قبائلی خشک پہاڑیوں میں رہنے کے باعث روزگار کی تلاش میں ہندوستان کا رخ کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ چنانچہ نسلاً بعد نسل یہ طریق چلا آرہا تھا کہ قریباً ایک لاکھ پٹھان اور قبائلی ہر سال اس غرض سے برطانوی ہندوستان آیا کرتے تھے۔ ہندوستان کی سرحد پر ان سے ہتھیار وغیرہ لے لئے جاتے تھے اور پھر وہ ملک میں داخل ہو کر نہروں اور سڑکوں وغیرہ کی تعمیر یا مرمت وغیرہ کے سلسلے میں محنت مزدوری کر کے روزی کماتے تھے یا قالین وغیرہ بن کر بازاروں میں فروخت کرتے تھے ۱۹۴۷ء کے موسم خزاں میں انہوں نے ہندوستان جانے کا راستہ مسدود پایا اور پاکستان کو دیکھا کہ وہ ایک نئی اسلامی سلطنت کے قیام اور استحکام میں ہمہ تن مصروف ہے۔ ساتھ کے ساتھ انہیں یہ بھی پتہ چلا کہ کشمیر میں کافروں کے مسلمان بھائیوں کو کچلنے پر تلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ بیکار رہنے کی حالت میں قدرتی طور پر وہ جہاد کے لئے آمادہ ہو گئے اور ان میں سے پچاس ہزار کے قریب اپنے ہتھیاروں سمیت کشمیر کی حدود میں جا داخل ہوئے اور پونچھ کے باشندوں کے ساتھ ملکر جنہوں نے اس دوران میں "آزاد کشمیر حکومت" کے نام سے ایک عارضی حکومت قائم کر لی تھی۔ یلغار کرتے ہوئے مغرب کی جانب بڑھتے چلے گئے اور کشمیر کے دارالخلافہ سرینگر کے قریب جا پہنچے۔ اس وقت قبائلی بالکل غیر منظم تھے اور اس وجہ سے ان سے بعض خوفناک قسم کے مظالم بھی سرزد ہوئے جن میں بارہ مولا میں ایک برطانوی افسر اور دو کیتھولک راہبہ عورتوں کا قتل بھی شامل تھا۔ موسم سرما جوں جوں قریب آنا شروع ہوا انہوں نے شمال مغربی سرحد اور افغانستان کی طرف واپس جانا شروع کر دیا۔ اس سال ان میں سے کچھ پھر واپس لوٹے ہیں۔ لیکن اب وہ پہلے کی نسبت زیادہ منظم ہیں اور ان کو باقاعدہ حکومت آزاد کشمیر کی فوجوں میں بھرتی کیا جاتا ہے جو مغربی کشمیر میں اس وقت برسرپیکار ہیں۔ وقتاً فوقتاً قبائلی علاقوں سے نئے جتھے آتے ہیں اور ان کے آنے پر پہلوں کو فارغ کر دیا جاتا ہے

ریاست کے مغربی علاقہ میں عام بغاوت پھیل جانے پر مہاراجہ نے اکتوبر سنہ ۱۹۴۷ء میں انڈین یونین میں شمولیت کا اعلان کر دیا اور ہندوستان سے فوجی امداد کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ ۲۷ اکتوبر کو ہندوستانی فوجیں کشمیر میں آ داخل ہوئیں۔ اس عرصہ میں جموں میں جو کشمیر کے جنوب مغربی علاقے میں واقع ہے اور پنجاب کی سرحد سے ملحق ہے فرقہ وارانہ فساد شروع ہو چکے تھے۔ اس علاقے میں مجموعی طور پر مسلمان ۶۰ فی صدی ہونے کی وجہ سے اکثریت میں تھے۔ لیکن پانچ ضلعوں میں سے دو ضلعے ایسے بھی تھے۔ جن میں ہندو اور سکھوں کی اکثریت تھی اس علاقے میں ہندوستانی فوجوں کے آ جانے کے نتیجے میں ساری کی ساری مسلم آبادی پاکستان آنے پر مجبور ہو گئی۔ چنانچہ اب کشمیر کے اس کونے میں صرف ہندو اور سکھ ہی آباد ہیں۔ لیکن یہ صورت حال فرقہ وارانہ فساد کے نتیجے میں اسی طرح رونما ہوئی ہے جیسا کہ برعظیم کے دونوں ڈومینیوں میں فسادات کی وجہ سے بعض جگہ ایسا ہی ظہور میں آیا ان کے علاوہ جو ہندو یا سکھ کشمیر میں ہیں وہ سرینگر اور پونچھ کے شہر میں دوکاندار اور تاجر ہیں۔

کشمیر میں کل تین قسم کے مسلمان آباد ہیں۔ ایک تو پونچھی ہیں جن کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں یہ بڑے جفاکش انسان ہیں انہوں نے ہی سب سے پہلے علم بغاوت بلند کیا ان کی اپنی فوجیں ہیں اور انہوں نے الگ حکومت بھی قائم کر لی ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو بالائی سندھ کی سطح مرتفع اور ہمالیہ کے شمال مغربی پہاڑوں میں گراکرم اور چینی ترکستان کی حدود کے ساتھ ساتھ آباد ہیں وہ بالتی زبان بولتے ہیں جو پنجابی اور اردو سے مختلف ہے۔ یہ پونچھیوں کی طرح جانباز تو نہیں ہیں لیکن مضبوط اور جفاکش ضرور ہیں

(بقیہ صفحہ ۳ پر)

روزنامہ الفضل

۱۹ر نومبر ۱۹۴۸ء

یقین کی بنیاد

پرسوں ہم نے ان کالموں میں یقین محکم کے متعلق لکھا تھا۔ کہ دنیا میں جو بڑے بڑے کام سرانجام پاتے ہیں۔ وہ اسی بنیادی طاقت کے وجود سے تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ ہم نے کہا تھا کہ یہ اصول نہ صرف دنیاوی کاموں پر بلکہ دینی کاموں پر بھی ویسا ہی مؤثر ہے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کفر کے لشکروں پر جو فتوحات حاصل کیں اور بظاہر دنیا کی سب سے نکمی قوم کو نہ صرف دین میں بلکہ دنیا میں بھی کمال کی چوٹی پر پہونچا دیا۔ تو اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ آپ کو اپنے اصول پر کامل یقین حاصل تھا۔ اور یہ کامل یقین اس حد تک بڑھا ہوا تھا۔ کہ دنیا کا بڑے سے بڑا الیم بھی آپ کو اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں سرکا سکا۔

ہمیں اب یہ دیکھنا ہے کہ ایسا کامل یقین پیدا کس طرح ہوا۔ اگر ہم تھوڑا سا غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ اس کی وجہ علم ہے۔ وہ علم جو تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر ہو۔ یورپ نے جو علمی سائنس میں ترقی کی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ سائنسدان اپنے یقین کی بناء قیاس پر نہیں بلکہ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ پر رکھتے ہیں۔ وہ کسی بات کو اس وقت تک یقینی نہیں سمجھتے۔ جب تک تجربہ یا مشاہدہ سے ثبوت بہم نہ پہونچالیں۔ یہ بات کہ پانی دو چیزوں ہائیڈروجن اور آکسیجن کا کیمیاوی مرکب ہے تجربہ کر کے دیکھی جا سکتی ہے۔ پانی کا تجزیہ کر کے دونوں گیسوں کو علیحدہ علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ یا دونوں گیسوں کو خاص ترکیب سے ملا کر پانی بنایا جا سکتا ہے۔ جو انسان خود اس کا تجربہ کرتا ہے۔ اس کا یقین اس بارہ میں پختہ ترین ہوگا۔ اس سے دوسرے درجہ کا یقین ان ماہرین کی شہادت پر پیدا ہو سکتا ہے۔ جنہوں نے خود تجربہ یا مشاہدہ کیا ہو۔ چونکہ ماہرین کی ذات پر یقین ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے بیان کردہ تجربات اور مشاہدات پر بھی یقین کر لیا جاتا ہے۔ لیکن ایسے یقین کو پختہ تر بنانے کا طریقہ یہی ہے۔ کہ ماہرین کے بیان کردہ حقائق کو ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے پرکھ لیا جائے۔

اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالےٰ کے وجود کا علم ذاتی تجربہ اور مشاہدہ پر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا اللہ تعالےٰ کی ذات پر یقین اتنا پختہ تھا کہ کوئی باطل کی طاقت آپ کو اس سے متزلزل نہ کر سکی۔ جب آپ کو تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہو چکا۔ کہ اس تمام کائنات کو معرض وجود میں لانے والی ایک ہی قادر مطلق ہستی ہے۔ جب آپ کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی۔ کہ اس واحد یگانہ کے علاوہ جو کچھ بھی کائنات میں موجود ہے سب مخلوق ہے۔ اور وہی ہستی انسان کے تمام جذبہ عبودیت کی مستحق ہے۔ جو اس تمام مخلوق کی خالق ہے اور مخلوق میں سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں۔ جس کو دوسری مخلوق پر ایسی فوقیت حاصل ہو۔ کہ وہ اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے۔ اسی کامل یقین کی وجہ سے جو آپ کے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ پر منحصر تھا۔ آپ کی تمام زندگی کو دوسرے تمام لوگوں کی زندگیوں سے ایک امتیاز حاصل ہو گیا تھا۔ آپ کے تمام اعمال وافعال اسی شمع یقین کی روشنی میں آپ سے سرزد ہو رہے تھے۔ اور اس امتیازی عملی زندگی نے آپ کو ذات باری تعالےٰ کے علم میں ایک ماہر کامل کی حیثیت دے دی تھی۔ جن لوگوں کو آپ کی اس حیثیت کا ادراک حاصل ہوا انہوں نے آپ کی فوراً تصدیق کی۔ اور جو کلام آپ نے اللہ تعالےٰ کے نام پر پیش کیا۔ اس کو خدا تعالےٰ کا کلام تسلیم کر کے قبول کر لیا۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اسکو بغیر ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کے مان لو بلکہ آپ نے اپنے تجربات اور مشاہدات کا پورا پورا حال ان کے سامنے بیان کر دیا۔ اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے وہ تمام طریقے آپ نے انکو بتا دیئے۔ جن سے ہر کوئی آزما کر اللہ تعالےٰ کی ذات کو خود محسوس کر سکتا ہے۔ خود تجربہ کر سکتا ہے۔ خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جن کو دشمن ناقابل برداشت اذیتیں دیتے تھے۔ اور جو اس وقت جب ان کے سینوں میں خنجر گھونپے جاتے تھے۔ اور ان کی گردنوں سے سر جدا کئے جاتے تھے۔ یہ کہتے ہوئے کہ "میں کامیاب ہو گیا"۔ خوشی سے اپنے سینے اور گردنیں پیش کر دیتے تھے۔ یقین کے اسی کامل ترین اور محکم ترین درجے پر پہنچ چکے تھے۔ جو صرف ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔

یہاں ہم ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا چاہتے ہیں۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ صرف اسی وقت اپنے کسی بندے سے بات کرتا ہے۔ جب اس نے کوئی نئی شریعت دنیا کو دینی ہوتی ہے۔ اور اب چونکہ نئی شریعت کی ضرورت نہیں وہ کسی سے کلام نہیں کرتا۔ اسی غلط فہمی کی وجہ سے بعض لوگ تشریعی اور غیر تشریعی نبوت میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر اس غلط فہمی کا جو نقصان ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آج تمام دنیا اللہ تعالےٰ کے ذاتی مشاہدہ۔ اور تجربہ ہی سے منکر ہو گئی ہے۔ اور تو اور خود مسلمان علماء جو دن رات قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اس کے مطالب بیان کرنے کے لئے تفسیریں لکھتے ہیں۔ جب ان کے سامنے کوئی اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا دعوےٰ کرے۔ تو اس کی تکذیب کرنے میں سب سے پیش پیش ہوتے ہیں۔ آج بے شک اللہ تعالےٰ کا نام ہر قوم کی زبان پر ہے۔ جرمن۔ انگریز۔ امریکن بلکہ روسی تک بھی خدا تعالےٰ ہی کا نام لے کر دنیا کو اپنی مخصوص دنیاوی تحریکوں کا حامی بنانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دنیا پرست قومیں تو الگ رہیں وہ قومیں بھی جو خدا پرستی کی دعویدار ہیں۔ آج اللہ تعالےٰ کو ایک ایسی ہستی سمجھتی ہیں۔ کہ جس نے دنیا کو بنایا تو ضرور ہے۔ مگر اسکو بنا کر ہمیشہ کے لئے اس سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ کم سے کم سوائے احمدیہ جماعت کے اب کوئی شخص بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اب بھی اپنے بندوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جس طرح وہ پہلے زمانوں میں کرتا رہا۔ جو لوگ مخلوق سے اللہ تعالےٰ کا تعلق مانتے بھی ہیں۔ وہ بھی اب یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ وہ پہلے زمانوں میں بولا کرتا تھا۔ اور پھر آخری دفعہ بول کر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب تمام لوگوں کا یہ اعتقاد ہو جائے تو اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق وہ یقینی درجہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ جس کا امکان صرف ذاتی تجربہ اور مشاہدہ پر ہوتا ہے۔ ایسا سست اور منجمد اعتقاد ہمیں اللہ تعالےٰ کی طرف کس طرح متوجہ کر سکتا ہے اور ہم کس طرح اس کے راستوں پر ترقی کر سکتے ہیں۔ اور کس طرح اپنی روحانی زندگی کے ارتقائی مدارج طے کر سکتے ہیں۔

جب ہمیں اپنی زندگی کی منزل مقصود کے وجود پر وہ کامل یقین ہی حاصل نہیں ہے۔ جو صرف ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔ تو ہم اپنی زندگی کی منزل مقصود حاصل ہی کس طرح کر سکتے ہیں۔ ہم صاف لفظوں میں عرض کرتے ہیں کہ جب ہم اللہ تعالےٰ کی ہستی کے براہ راست محسوس کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ اور اس پر اپنے اعتقادات کی بناء محض صدیوں کی پرانی سماعی شہادت پر رکھتے ہیں۔ بلکہ دوسرے الفاظ میں جب ہم ان طریقوں کو ذاتی طور پر آزمانے سے گریز کرتے ہیں۔ جو قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اپنا قرب حاصل کرنے کے لئے بیان فرمائے ہیں۔ اور ان باتوں کو جو سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتی ہیں عملاً نظر انداز کرتے ہیں۔ اور خالی خولی اعتقاد ہی پر مطمئن ہو کر رہ جاتے ہیں۔ تو اپنے آپ کو ان لوگوں سے کس طرح ممیز کر سکتے ہیں جو مخلوق کے سامنے اپنا جذبہ عبودیت ضائع کرتے ہیں۔ جس طرح ایک جھوٹے خداؤں کے سامنے جھکنے والا حقیقی منزل پر نہیں پہونچ سکتا۔ اسی طرح جب تک ہم اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کو اختیار کر کے ان کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ نہیں کرتے تو اس کی ذات کے متعلق یقین کا وہ درجہ حاصل نہیں کر سکتے جو صرف ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ تو ہم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں نبوت کا ذکر نہیں بلکہ اس ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کا ذکر ہے۔ جو انسان کے دل میں ذات باری تعالےٰ کا کامل یقین پیدا کرنے کے لئے ہر ایک کے لئے ضروری ہے جو در اصل تمام دینی اعتقادات کی جان ہے۔ جس یقین کے حصول کے بغیر ہم اللہ تعالےٰ کے راستوں میں ایک بھی صحیح قدم نہیں اٹھا سکتے۔

تجارتی اور صنعتی احباب کیلئے مژدہ

حضور اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کے ماتحت جماعت کے جملہ صنعتی اور تجارتی ادارہ جات کو ترقی اور فروغ دینے ہر قسم کی مراعات بہم پہنچانے اور ان کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لئے ایک چیمبر آف کامرس کی تشکیل کی جا رہی ہے جو آپ کی فرم یا کمپنی یا کارپوریشن کی ٹریڈ۔ کامرس اور انڈسٹری سے متعلقہ امور میں مکمل معاونت اور صحیح راہ نمائی کرے گی۔

مذکورہ چیمبر آف کامرس کے اغراض ومقاصد اور قواعد وضوابط بغرض مشورہ قانونی ماہر کے پاس بھجوائے جا چکے ہیں۔ جو عنقریب شائع کر دیئے جائیں گے۔ ابتداءً چیمبر کے ممبران سے ۲۵ روپے بوقت داخلہ اور اسی قدر رقم بطور سالانہ فیس چیمبر کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وصول کرنیکا فیصلہ ہے۔

امید واثق ہے کہ احباب اس اہم اور مفید قومی ایسوسی ایشن سے اپنی فرم یا کمپنی یا کارپوریشن کا تعلق قائم کرنا پسند فرمائیں گے۔ لہٰذا اپنے منشاء کی اطلاع مندرجہ ذیل پتہ پر جلد ارسال فرمائیں۔ تا ادارہ آپکی تجارتی اور صنعتی ترقی وبہبود کے کام کو بلا تاخیر شروع کر سکے۔

بہاء الحق وکیل الصنعت والحرفۃ تحریک جدید
انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

والدین کی خدمت جنت کی ضامن ہے

ترجمہ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا بدقسمت ہے وہ شخص۔ بڑا بدقسمت ہے وہ شخص۔ بڑا بدقسمت ہے وہ شخص۔ عرض کی گیا یا رسول اللہ کون شخص ہے بڑا بدقسمت۔ آپؐ نے فرمایا بڑا بدقسمت وہ شخص ہے۔ کہ جس کی موجودگی میں اس کے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں۔ اور پھر وہ (ان کی خدمت نہ کر کے) جنت حاصل نہ کر سکے۔ (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قرآن مجید میں والدین کی خدمت کا ارشاد

"پھر والدین کے حقوق کی بجا آوری کے لئے قرآن شریف میں ایک اور جگہ حکم فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے وقضٰی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا۔ اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما افّ ولا تنھرھما وقل لھما قولاً کریما۔ واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیٰنی صغیرا۔ (الجز ۱۵ سورہ بنی اسرائیل) ترجمہ۔ تیرے رب نے یہ حکم کیا ہے کہ تم فقط میری ہی پرستش کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔ اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ پس تو ان کی نسبت کوئی بیزاری کا لفظ منہ پر مت لا۔ اور ان کو مت جھڑک۔ اور سخت لفظ مت بول اور جب تو ان سے بات کرے تو تعظیم اور ادب سے کر اور مہربانی کی راہ سے ان دونوں کے آگے اپنے بازو جھکا دے۔ اور دعا کرتا رہ کہ اے پروردگار دونوں پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے بچپن کے زمانہ میں رحم کر کے میری پرورش کی۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۰۰)

ان دو ہفتوں میں انتہائی جدوجہد سے کام لیں

عہدہ داران جماعت سے ضروری گزارش

تحریک جدید کے بہت سے وعدے ابھی واجب الادا ہیں۔ اور ادائیگی کی آخری تاریخ قریب آ چکی ہے۔ عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ان دو ہفتوں میں انتہائی جدوجہد سے کام لے کر ہر اس مخلص کے پاس پہنچیں جس کا وعدہ ابھی ادا نہیں ہوا۔ اور اسے وعدے کی ادائیگی کی تحریک کریں۔ اور اس طرح آخری تاریخ سے پہلے پہلے اپنی جماعت کا بجٹ پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ نائب وکیل المال تحریک جدید

پتہ مطلوب ہے

(۱) آفیشل نمبر 2942/ 15 بقا محمد لیڈنگ سیمین رائل پاکستان نیوی کا کنبہ موضع کوٹریاں تراڑکھل ضلع پونچھ میں رہتا تھا۔ بقا محمد کے چچا خان بہادر صاحب کنبہ کے ہمراہ تھے۔ اگر وہ پاکستان میں منتقل ہو آئے ہوں تو اپنے موجودہ پتہ سے فوراً مطلع کریں۔ اگر کوئی اور صاحب اس کنبہ کا پتہ جانتے ہوں تو مطلع فرما دیں۔ بقا محمد کو عرصہ قریباً دس ماہ سے خیریت کا خط نہیں ملا۔ وہ بہت پریشان ہے اسے معرفت خواجہ ڈبلیو آئی۔ او رائل پاکستان نیوی معرفت ہیڈ کوارٹرز ایم۔ ایف آر۔ او۔ ریذیڈنسی ہال روڈ لاہور۔ (۲) مکرم محمد اسحٰق خان صاحب ولد ابن خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب رام پوری) کریو انچارج ای۔ بی ریلوے جو تقسیم ہندوستان و پاکستان کے بعد پاربتی پور ضلع دیناج پور۔ بنگال میں ملازم تھے تبدیل ہو کر ابن ڈویژن مغربی پاکستان چلے گئے تھے۔ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا اب تک کچھ پتہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ مکرم اسحٰق خان صاحب یا ان کے رشتہ داروں میں سے کسی کی نظر سے یہ سطور گزریں۔ تو براہ کرم ان کی خیریت۔ اور موجودہ پتہ سے خاکسار کو آگاہ فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ نیز مکرم مرزا مہتاب بیگ صاحب مالک احمدیہ درزی خانہ قادیان جہاں کہیں بھی ہوں اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ ان کو کئی خطوط سیالکوٹ کے پتہ پر لکھ چکا ہوں۔ مگر کسی کا جواب نہیں ملا۔

خاکسار۔ سید اعجاز احمد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مشرقی پاکستان بوگرا ایسٹ بنگال

بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

یہ قصیدہ ایک غیر احمدی دوست مسمی مولوی عزیز الرحمٰن صاحب ساکن منڈی ضلع سرگودھا نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں لکھا ہے۔ یہ دوست جماعت کے ساتھ اخلاص اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

فَدَت نَفسِی لِسَیِّدِ قَادِیَان ... فَرِیدُ الدَّهرِ مُنتَخَبُ الزَّمَان

نَجِیبُ سُلَالَةِ المَهدِیِّ حَقًّا ... حَلِیمُ القَلبِ مِفصَاحُ اللِّسَان

مُهَاجِرُ کَذعَةٍ مَهجُورُ وَطَنٍ ... فَیَا اَسَفِی عَلٰی مَا فِی الجَنَان

مَدِینَةُ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ ... مَعِینُ الدِّینِ مِثلُ القَادِیَان

لَهٗ مَثوٰی وَمَغنٰی الیَومَ فِیهَا ... کَیَثرِبَ کَانَ مِن طَرَفِ القِنَان

هُوَ الفَارُوقُ مُنجٍ لِلاُسَارٰی ... لِبَیتِ الاَحمَدِیَّةِ کَالبَوَّان

اَمِیرُ المُؤمِنِینَ عَلٰی صِرَاطٍ ... اِذَا اَغوَتهُ المَوَارِدُ ذُو القِرَان

هُوَ المَحمُودُ سَیِّدُنَا بَشِیرٌ ... بَشَارَاتُ المَسِیحِ عَلَیهِ ثَانٍ

اَحَاطَ بِمُسلِمِینَ مُحِیطُ کُفرٍ ... وَقَارَ بِهِم بِاَموَاجِ الهَوَان

بِجَنجَبَةِ الهُنُودِ جُنُونُ فَتحٍ ... وَقَد دَخَلَ الیَهُودُ بِالعَمَان

وَصَولَاتُ النَّصَارٰی کَالذِّئَابِ ... وَصَورَتُهُم کَذِی حُبٍّ مُعَان

تَقُم لِلّٰهِ یَا اِصلَاحَ وَقتٍ ... فَلَیسَ لَکُم بِهٰذَا الوَقتِ ثَان

فَلَسطِینٌ یُنَادِی لِلاِغَاثَةِ ... وَکَشمِیرٌ یَرَاکُم مُذ زَمَان

اَغِثنَا یَا غِیَاثَ المُسلِمِینَ ... لِنَاْمَنَ مِن تَقَالِیبِ الاَوَان

وَکَاْسٍ[1] قَد شَرِبنَا فِی دِهَادٍ

وَاُخرٰی نَشرَبَنْ فَوقَ القِنَان

[1] یہ آخری شعر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔

دیہاتی جماعتوں میں امام الصلوٰۃ

اگر کسی دیہاتی جماعت میں امام الصلوٰۃ اور عربی اصحاب کی ضرورت ہو۔ تو وہ فوراً ہمیں مطلع فرمائیں۔ ہمارے پاس ایسے معمر اصحاب موجود ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتوں میں مفید کام کر سکتے ہیں۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت

ضروری اطلاع

دفتر مرکزیہ انصار اللہ ابھی جودھامل بلڈنگ لاہور ہی میں ہے۔ عہدہ داران انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی کارگزاری کی رپورٹیں اور جملہ خط و کتابت تا اطلاع ثانی دفتر مرکزیہ انصار اللہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے پتہ پر ہی ارسال فرماتے رہیں۔ اور انصار اللہ کا چندہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ پاکستان بھیجکر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ کراتے رہیں۔ صدر مرکزیہ انصار اللہ لاہور

(۳) خاکسار کو مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی والدہ محترمہ کا مکمل ایڈریس مطلوب ہے۔ براہ مہربانی وہ اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ یا جن صاحب کو ان کے پتہ کا علم ہو وہ براہ کرم مجھے ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ خاکسار۔ بشیر احمد اختر معرفت مولوی محمد شفیع صاحب ریڈر تحصیل از نکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

حضرت شیخ نصیر الدین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی)

راولپنڈی شہر میں گزشتہ ایک مہینے کے اندر دو صحابیوں یعنی حضرت مولوی حکیم قطب الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیخ نصیر الدین صاحب مرحوم لکنہ پوری کو ان کے محبوب حقیقی نے اپنے پاس بلا لیا ہے فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ اول الذکر سلسلے کے مشہور بزرگ تھے۔ اور غالباً ان کے حالات زندگی جو ان کی دینی خدمات لکھے جا چکے ہیں۔ اور باقی لکھے جائیں گے۔ لیکن موخر الذکر ایک غیر معروف بزرگ تھے۔ مجھے ان سے دوران قیام نواں شہر ضلع جالندھر میں تعارف کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس لئے ان کی زندگی کے متعلق ایک مختصر سا نوٹ لکھتا ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ میں لکھا ہے کہ ۱۸۹۱ء میں جالندھر کے مقام پر کسی نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضور کی آمد کی غرض کیا ہے۔ تو حضور نے جواب میں فرمایا کہ میں اس لئے آیا ہوں تا دلوں میں یقین پیدا کروں یقین اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی سے اور محبت کی راہوں پر چلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ میں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔

اس مجسم قدرت علیہ السلام کے ساتھ محبت جاننے اور حضور کی محبت دل میں پیدا کرنے سے کس طرح حقیر مس زر خالص بن گئی۔ شیخ صاحب مرحوم اس کی ایک قابل قدر مثال تھے۔

آپ قصبہ لکنہ پور تحصیل نواں شہر دوآبہ ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ تاجر پیشہ قوم کے تھے۔ اگرچہ بالکل ان پڑھ تھے۔ لیکن بچپن ہی سے دینی معلومات بڑھانے کا شوق تھا۔ ۱۸۹۰ء میں کتاب احوال الآخرۃ میں سے مہدی علیہ السلام کی آمد کی علامات سنیں تو بھری مجلس میں پکار اٹھے کہ یہ علامات تو پوری ہو چکیں۔ اب مہدی ہمارے درمیان موجود ہونا چاہیئے۔ اور انہیں ایام میں خواب دیکھا کہ ایک دیوانہ حضور ان کے پیچھے پڑا ہے۔ لیکن آپ نے اس پر بندوق سے فائر کئے ہیں اور خود دوڑ کر ایک پہاڑی پر چڑھ گئے ہیں۔ جہاں ایک محبوب خدا کی امامت میں آپ نے نماز پڑھی۔ خوش قسمتی سے اس خواب کی تعبیر آپ نے ایک احمدی عالم سے دریافت کی جنہوں نے آپ کو قادیان جانے کی نصیحت فرمائی۔ چنانچہ مرحوم جب قادیان میں گئے تو دیکھا آپ کی نماز کے مقتدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ آپ نے وہیں ۱۸۹۸ء میں بیعت کر لی

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں آپ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ آپ کا کاروبار بھی بالکل معمولی تھا آپ دیسی جوتیوں اور برتنوں اور متفرق اشیاء کی دکان کرتے تھے۔ لیکن یہ شوق کہ اپنے آقا کے کسی ارشاد سے ناآگاہ نہ رہیں اس درجہ غالب تھا کہ سلسلہ کے چھ اخبار اور رسالے باقاعدہ منگواتے تھے۔ تبلیغ کا طریق یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں منگوا رکھی تھیں جو پڑھا لکھا آدمی پاس آکر بیٹھتا اسے کہتے کہ میرے پاس یہ کتاب ہے۔ پڑھ کر مجھے سنائیں۔ آپ سنتے جاتے اور جو بات پڑھنے والے کی سمجھ میں نہ آتی اسے خود سمجھاتے۔

مرحوم کا بڑا بیٹا دکان پر ساتھ بیٹھتا تھا اسے ہدایت تھی کہ کوئی آدمی دکان پر آئے تو اس سے کاروبار یا دینی گفتگو کے سوا اور کوئی بات نہ کرو۔ اگر اسے کسی دوسری بات میں مشغول پاتے تو اسے سختی سے روک دیتے۔ مرحوم کثرت رؤیا صادقہ سے مشرف تھے۔ اپنے سسرال والوں کے متعلق خواب میں دیکھا کہ ان کے گھروں کو آگ لگی ہوئی ہے۔ تو انہیں بہت تبلیغ کی۔ جب انہوں نے بالمقابل سخت کلامی کی تو انہیں کہا کہ مجھے ہمدردی نے مجبور کیا ہے۔ کہ تم پر حجت تمام کروں۔ میں نے تمہارے گھروں میں آگ لگی دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ واقع میں دس سال بعد ان کے گھر آگ سے جل کر راکھ ہو گئے۔

شیخ صاحب مرحوم اپنی تنگدستی کے باوجود دل کے ایسے غنی اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ایسے دلیر تھے کہ یہ دلیری خدا کی اس مجسم قدرت علیہ السلام کے فیض صحبت کے بغیر کسی میں پیدا ہونا قطعاً محال ہے۔ خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ؎

اے گدائے خانقاہ باز آ کہ در دیر مغاں
مے دہند آبے و دلہا را توانگر میکنند

ناواقف لوگ خدا کے مسیح کے معجزے پوچھتے ہیں۔ اس دور افتادہ گاؤں کے رہنے والے ان پڑھ آدمی کو دیکھو۔ مرحوم خدا کے مسیح کا ایک زندہ معجزہ تھا۔ مثال کے طور پر ان کی زندگی کے انفاق فی سبیل اللہ کے سینکڑوں واقعات میں سے صرف دو واقعات بیان کرتا ہوں۔ مرحوم ایک دفعہ دو صد روپیہ پلے باندھ کر سودا خریدنے ہوشیارپور جا رہے تھے۔ کہ لگے ہاتھ کے مقام پر سلسلہ عالیہ کے کسی مبلغ نے انہیں بتایا کہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص کام کے لئے چندے کی تحریک کی ہے۔ مرحوم تحریک سنتے ہی یہ بھول گئے۔ کہ وہ ایک غریب آدمی ہیں اور ضعیف العمر ہیں۔ ان کے بیوی بچے ہیں اور کسی جگہ سے سرمایہ ملنے کی امید نہیں۔ وہیں سٹیشن پر ہی دو صد روپیہ میں سے ڈیڑھ صد روپیہ چندہ دے دیا اور پچاس روپے لے کر ہوشیارپور چل پڑے۔ اللہ تعالیٰ بھی محسنوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ جس دکان پر سے سودا خریدنا تھا۔ وہاں ان کے قصبے کا ایک حجام بیٹھا تھا۔ ہندو دکاندار نے شیخ صاحب مرحوم کے رخصت ہونے پر حجام سے پوچھا کہ یہ کیسا آدمی ہے تو اس نے کہا کہ ہمارے قصبے میں اگر کوئی نہایت سچا اور دیانت دار آدمی ہے تو یہ شخص ہے۔ دکاندار نے تسلی ہو جانے پر شیخ صاحب کو کہا کہ آپ جس قدر مال چاہیں اٹھا لیں۔ روپیہ مال فروخت کرنے کے بعد بھیجیں۔ مرحوم نے اسے اللہ تعالیٰ کا خاص فضل سمجھا۔ اور دوگنے سے بڑھ کر مال خرید لیا۔ جس سے چندے سے کئی گنا زیادہ انہیں منافع ہوا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ مرحوم کے پاس دو مکانات تھے۔ ایک چھوٹا جس میں خود رہتے تھے۔ دوسرا بڑا تھا۔ اس وقت مرحوم پانصد روپیہ کے مقروض تھے۔ لیکن خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے دل میں ایک جوش تھا۔ آپ نے حضرت حاجی غلام احمد خان صاحب کو کہ اس علاقہ کے دینی پیر طریقت تھے بلایا اور عزیزوں اور دوستوں کے منع کرنے کے باوجود وہ مکان صدر انجمن احمدیہ کے نام ہبہ کر دیا۔ جو گیارہ صد روپیہ میں فروخت ہوا اب قرض ادا کرنے اور کاروبار چلانے کی بظاہر کوئی صورت باقی نہ رہی۔ لیکن خدائے قادر کی قدرتوں سے واقف شیخ کی نظر اسباب پر کیونکر ٹھہر سکتی تھی۔ آپ نے ایک زمیندار سے پیاز کا ایک کھیت صرف اٹھارہ روپے میں خرید کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی۔ کہ سال بھر کی روٹیاں اسی ایک ہی سودے میں سے نکل آئیں۔ کون ہے جو یقین کی قوت کے بغیر ایسے سودے کر سکے۔ کہ گیارہ صد تو خدا کی راہ میں لٹا دے اور خود اٹھارہ روپے کی پونجی سے اپنے اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کا یقین رکھے۔ مرحوم ادائیگی چندہ کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اگر کبھی دیر ہو جاتی۔ تو گھر والوں اور بچوں کو کہتے کہ ہم نے چندہ نہیں دیا۔ یہ حرام کھا رہے ہیں آپ نے عہد کیا ہوا تھا۔ کہ جب بھی اپنے گھر سے سودا خریدنے کے لئے سفر اختیار کریں۔ تو قادیان ضرور جائیں گے۔ اس عہد کی سختی سے پابندی کرتے رہے۔

تبلیغ اسی ارادے اور جوش سے کرتے کہ ہر جہاد میں اپنی جان عزت و آبرو قربان کر سکیں۔ غالباً ۱۹۳۵ء/۳۶ء میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی ہدایت کے ماتحت قصبہ مکیریاں میں ایک تبلیغی مرکز قائم ہوا تھا۔ مرحوم بھی وہاں تبلیغ کے لئے گئے۔ ایک دن ایک گاؤں میں گئے۔ تو دشمنان سلسلہ نے پکڑ لیا۔ منہ کالا کیا گدھے پر چڑھایا سخت زد و کوب کیا اور مٹی کے تیل کا ایک کنستر لا کر مرحوم کو زندہ جلا دینے کا قصد کیا۔ عین اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی رہائی کے سامان فرما دیئے۔ مرحوم کے جانشین مبلغ کو الہاماً بتایا گیا کہ "نصیر الدین سرخرو۔ نصیر الدین سرخرو"

گزشتہ فسادات میں لٹ لٹا کر مرحوم راولپنڈی میں آکر آباد ہو گئے۔ جنوری ۱۹۴۸ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی راولپنڈی میں تشریف آوری کا مرحوم کو علم ہوا۔ تو باوجود ضعیف العمری اور شدت سردی کے حضور کی فرودگاہ پر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے کچھ خشک پھل پوٹلی میں باندھ رکھا تھا کچھ نقدی ہاتھ میں تھی حضور نے مغرب کی نماز کے بعد ایک ہال میں تقریر فرمائی تھی۔ شیخ صاحب نے خاکسار کو کہا کہ مصافحہ کرا دو۔ میں نے نماز کے بعد حضور کی خدمت میں شیخ صاحب کی آمد کی اطلاع دی۔ حضور نے محبت سے مصافحہ فرمایا۔ شیخ صاحب کی کیفیت اس مصافحے کے بعد قابل دید تھی۔ وہ آپ کے خاص محاورے میں فرماتے جاتے تھے کہ "تر گیا۔ کم سر گیا"۔ اگلی صبح حضور نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ "یہ تو مردہ زندہ ہو گیا۔ میں سمجھتا تھا کہ شیخ صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ بلکہ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ ان کے رشتہ داروں سے پوچھوں۔ پھر خیال آیا کہ شاید زندہ ہی ہوں کیوں پوچھوں"۔

بوقت وفات مرحوم کی عمر ۹۰ سال کے قریب تھی۔ ہوش و حواس آخری دم تک درست تھے وفات سے چند دن پہلے خواب میں حضرت حاجی غلام احمد خان صاحب کو دیکھا کہ اچھا لباس پہنے ہوئے جوانی کی حالت میں مرحوم سے ملے ہیں۔ وہیں حاجی صاحب مرحوم کی بیوی بھی ہیں حاجی صاحب نے شیخ صاحب کو فرمایا۔ کہ جلدی اور پہلیں پھر یہیں آنا ہے۔ اس خواب کے بعد شیخ صاحب کی صحت ایسی تھی۔ کہ چلتے ہی بیٹھے رہے وفات کے دن صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اپنے بیٹے اور پوتے سے معانقہ کیا اور اپنی آخری سلام کہہ کر لیٹ گئے۔ اور تھوڑی دیر میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

آہ پیارے وجود اب بہت ہی کم ہوتے جاتے ہیں ؎

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
پھر ایک جام شراب دوام لا ساقی

ہماری تبلیغی جدوجہد۔ رپورٹ بابت اکتوبر ۱۹۴۸ء

مبلغین کی مٹھی بھر جماعت سبقت لے گئی

اکتوبر میں پاکستان و ہندوستان میں ۱۰۵ احباب احمدیت میں شامل ہوئے۔ ان نو مبائعین میں سے ۷۰ احباب ایسے ہیں جنہوں نے مبلغین سلسلہ کے ذریعہ بیعت کی اور صرف ۱۳ اصحاب ایسے ہیں۔ جنہوں نے احباب جماعت ہائے احمدیہ کے ذریعہ بیعت کی گویا ۶۵ فی صدی بیعت مبلغین کے ذریعہ ہوئی اور باقی احباب کے ذریعہ جن کی تعداد لاکھوں تک پہونچتی ہے صرف ۱۲ فی صدی بیعت ہوئی اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ احباب انفرادی طور پر تبلیغ کے متعلق کس درجہ سستی سے کام لے رہے ہیں۔

مبلغین اور جماعت ہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(انچارج بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
مولوی فتحی خان صاحب مبلغ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ۔	۲۰	خواجہ خورشید احمد صاحب مبلغ چک ۳۲ جی نڈی ضلع منٹگمری	۸
چوہدری محمد شجاعت علی صاحب وانسپکٹر بیت المال۔	۴	چوہدری خدا بخش صاحب ماندرو ضلع لاہور	۱
جناب علی محمد صاحب واقف زندگی و عبد الحمید صاحب آصف	۱	چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ مبلغ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۱
چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب سیال سکنہ گھنگرانوالہ بستی سیالانوالی۔	۱	چوہدری عزت اللہ صاحب ایڈووکیٹ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ	۱
مولوی رشید احمد صاحب مبلغ کرتو ضلع شیخوپورہ۔	۴	چوہدری رحمت علی صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ	۱
سید مہتاب شاہ صاحب مبلغ کھوکھر ضلع سرگودھا۔	۱	مولوی نور الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ منٹگمری	۱
چوہدری نذیر احمد صاحب مبلغ چک ۱۱۰/۶ ضلع منٹگمری	۲	منشی خدا بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵ ڈاکخانہ ضلع لائل پور	۴
مولوی نور محمد صاحب مبلغ چک ۴۳۳ ضلع لائل پور	۱	مولوی غلام باری صاحب سیف واقف زندگی و عبد العزیز صاحب واقف زندگی	۲
چوہدری احمد خان صاحب مبلغ چک ۲۷ ضلع سرگودھا	۱۶	سید مبشر احمد صاحب راولپنڈی	۱
مولوی عبد الکریم صاحب مبلغ	۴	میاں تاج الدین صاحب زرگر مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۱
ملک شیر بہادر خان صاحب امیر جماعت احمدیہ خوشاب	۱		
مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی۔	۲		
مستری اللہ دتا صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ۔	۱		
مولوی غلام محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۲		
مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ معرفت اللہ لوک صاحب چوکیدار	۱		
تعلیم الاسلام کالج کچہری روڈ لاہور	۱		
چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے ٹریننگ ایم۔ ڈی۔ بی۔ ایم۔ ایس سودھی ضلع سیالکوٹ۔	۱		

درخواستہائے دعا

۱۔ میری چچازاد بہن سیدہ حلیمہ بیگم صاحبہ لاہور لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ سیدہ موصوفہ حضرت شہید مرحوم رض کی پوتی ہیں۔ سید محمد احمد احمدی

(متعلم جماعت نہم گورنمنٹ ہائی سکول بنوں)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ چند روز سے بہت بیمار ہیں۔ احباب سے مؤدبانہ التماس ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(ہارون الرشید ارشد از لاہور)

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) گزشتہ جنگ عظیم کی بھینٹ کیا کچھ چڑھا؟

(۱) ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ بری و بحری فوج کے سپاہی۔ ایک کروڑ ۵۰ لاکھ سے دو کروڑ تک ہوائی فوج کے جوان ہلاک و قتل ہوئے۔

۲ کروڑ ۶۰ لاکھ انسان کیمپوں میں قتل ہوئے ۳۰ کروڑ زخمی ہوئے ایک کروڑ سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ تک سپاہی اور شہری اب تک لاپتہ ہیں۔ ۱/۲ ۴ کروڑ انسانوں کے اموال و جائدادیں تباہ و برباد ہوئیں۔ ۳ کروڑ فلیٹ جنگ کے ذریعہ تباہ ہوئے۔ اس وقت تک شاید ایک لاکھ فلیٹ دوبارہ تعمیر نہیں ہوئے ہوں گے۔ اکروڑ بچے یتیم ہوئے۔

امریکہ کے اندازہ کے مطابق ۳ ارب ۵۰ کروڑ ڈالر خرچ ہوئے۔ جب کہ پہلی جنگ عظیم میں صرف ایک ارب ڈالر خرچ آئے تھے۔

یہ ہے موٹا اندازہ اس تباہی کا جو تہذیب جدید کی وجہ سے آئی آئندہ دیکھیں یہ تہذیب کیا گل کھلاتی ہے۔

(۲) اس وقت فرانس کی جنگی طاقت کیا ہے؟

(۱) پانچ لاکھ بری فوج کے سپاہی (۲) اٹھاون ہزار بحری فوج کے سپاہی (۳) اور ستر ہزار ہوائی فوج میں کام کرنے والے۔

مگر ان کے پاس کمیونسٹوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھاری سامان حرب اور ہوائی جہاز کافی نہیں ہیں۔ حتی کہ ٹینک بھی بہت کم اور ناقابل عمل ہیں۔ فرانس کے اور دیگر مبصرین کا خیال ہے۔ کہ جب تک امریکہ مختلف قسم کے ضروری سامان حرب کے ساتھ ان کی مدد نہ کرے گا۔ وہ لڑائی لڑنے کے قابل نہیں ہو سکیں گے۔ اس کمی اور کمزوری کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ فرانس میں جنگ عظیم کے خاتمہ سے لے کر اب تک کوئی مستقل حکومت قائم ہی نہیں ہو سکی کچھ عرصہ کے لئے ایک وزیر اعظم عہدے کا چارج لیتا ہے اور پھر دوسرا۔ ایک تھک جاتا ہے تو دوسرا اسکی جگہ لے لیتا ہے۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ اگر جنرل ڈیگال کو طاقت حاصل ہو جائے تو ان کی قیادت میں فرانس کی حالت سدھر سکتی ہے۔ اس وقت تک کئی دنوں سے سٹرائک جاری ہے ملک کے کمیونسٹ ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔ دیکھیں کب بند ہوتی ہے۔

(۳) جنرل فرانکو نے کن شرائط پر مغربی حکومتوں سے تعاون کا اظہار کیا؟

(۱) سپین کو اقوام متحدہ کے اراکین میں جگہ دی جائے۔

(۲) مغربی یورپ کی ترقی کے لئے مارشل پلان میں سپین کو بھی شامل کیا جائے۔

(۳) یورپین حکومتیں سپین کے ساتھ پھر سے سفارتی تعلقات قائم کریں۔

امریکہ کے لئے سپین سے تعاون حاصل کرنا ایسے ہی ضروری ہے۔ جیسے سپین کے لئے امریکہ کا۔ سپین میں امریکہ اپنے دشمن روس پر ہوائی حملہ کرنے اور مغربی یورپ کے بچاؤ کے لئے بندرگاہیں اور ہوائی اڈے حاصل کرنے کا محتاج ہے۔ ان کے بغیر یہ اقدام آسانی سے نہیں کیا جا سکتا۔ سپین کی مختلف بندرگاہوں میں امریکہ ضروری سامان اور افواج جمع کر سکتا ہے سپین کے باہر رہنے سے بچاؤ کی سکیم مکمل نہیں ہو سکتی۔ مگر سپین بھی اپنی ہستی کو قائم نہیں رکھ سکتا کیونکہ اس کے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ کمیونسٹوں کا مقابلہ کر سکے۔ اسکے پاس لڑائی کا جدید سامان بہت ہی کم ہے اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ امریکہ سے سامان حرب لئے بغیر دو ہفتہ کے لئے بھی لڑائی جاری نہیں رکھ سکتا۔ سپین اس وقت ۲۰ لاکھ سپاہی جدید سامان حرب سے تیار کرنا چاہتا ہے۔ (باقی پھر) (غلام احمد بشیر مبلغ ہالینڈ)

اگر آپ سلسلے کے لئے کسی رنگ میں بھی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ مثلاً بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں۔ یا کسی جماعت میں واعظ مقامی کے طور پر۔ تو آپ ہمیں مطلع فرمادیں۔ آپ کو مستقل طور پر ایک جماعت میں رہنا ہو گا۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

پاکستان کے بحری وفد کا عزم دہلی

جنیوا میں مشترکہ پالیسی اختیار کی جائے گی!

کراچی ۱۷ نومبر:۔ کامرس منسٹری کے ڈپٹی سکرٹری اور جنیوا میں منعقد ہونے والے مشترکہ بحری کمیشن کے اجلاس کے سرکاری مشیر مسٹر عباس اشرف سعید کل نئی دہلی کے لئے روانہ ہوں گے۔ جہاں ان کو پاکستانی وفد کے لیڈر ڈاکٹر اے ایم ملک (مشرقی بنگال کے وزیر تجارت و لیبر) اور سرکاری مشیر مسٹر ایم اسلم مل جائیں گے۔

دونوں حکومتوں کے بحری مفادات کے مشترک ہونے کے پیش نظر پاکستانی وفد اپنے قیام دہلی کے دوران میں حکومت ہند سے گفت و شنید کرے گا تاکہ جنیوا میں یکساں رویہ اختیار کیا جا سکے۔

مشترکہ بحری کمیشن دو پارٹیوں پر مشتمل ہے بحری ملازمین اور ملازم رکھنے والے ۲۹ اور ۳۰ نومبر کو منعقد ہونے والے اجلاس میں شرکت کے لئے دنیا کی مختلف حکومتوں کو خاص دعوت پر مدعو کیا گیا ہے۔ کیونکہ سوائے نیوزی لینڈ کے کسی اور ملک نے ابھی تک بین الاقوامی لیبر انجمن کی ۱۹۴۶ء میں سٹیل کے مقام پر منظور شدہ بحری کنونیشن کی توثیق نہیں کی ہے۔

توقع ہے کہ جنیوا کے اجلاس میں دنیا کے ملاحوں کی بہبودی کے متعلق اہم معاملات پر غور کیا جائیگا (اسٹار)

وزیر خوراک کا عزم سرحد

کراچی ۱۸ نومبر:۔ وزیر اغذیہ وزراعت پیرزادہ عبدالستار آئندہ ماہ کے اوائل میں شمال مغربی سرحدی صوبہ کا دورہ کریں گے۔ (اسٹار)

ہندوستان کو غلہ کی ضرورت

نئی دہلی ۱۸ نومبر:۔ برما سے کافی مقدار میں چاول درآمد ہونے اور دو ملین ٹائٹل سے گیہوں پہنچنے کے ساتھ ہندوستان کو اس ماہ غیر ملکوں سے ۵۰۰۔۳۴ ٹن غلہ منگانا ہے۔ گزشتہ ماہ اس نے ۹۹۰۰ ۱۳ ٹن غلہ منگایا تھا۔ برآمد کرنے والے ملکوں کی فہرست میں سب سے پہلا نام امریکہ کا ہے۔ جو ۶۰۰۰ ۱۳ ٹن گیہوں روانہ کرے گا آسٹریلیا ۹۸ ہزار اور ارجن ٹائنا ۵۴ ہزار ٹن گیہوں روانہ کرے گا۔ برما سے چاول کی درآمد ½ ۴۸ ہزار ٹن ہوگی آسام، مغربی بنگال، بہار، اور اڑیسہ پر مشتمل مشرقی علاقوں میں فصل خریف کے امکانات اچھے ہیں۔ صرف بہار کا سیلاب زدہ علاقہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ مشرقی پنجاب میں کھڑی فصلیں تین اضلاع کے علاوہ جہاں فصل اوسط ۴۴ درجے سے خراب ہے۔ اوسط درجہ سے لیکن عمدہ قسم تک ہیں۔ سوائے چند اضلاع کے یو۔پی میں امکانات زیادہ امید افزا نہیں ہیں۔ جنوبی علاقہ مدراس، میسور، کورگ اور ٹراونکور میں کھڑی فصلوں کی کیفیت اچھی ہے۔ اگرچہ مدراس کے شمالی حصہ میں بارش کی کمی کی وجہ سے کاشت رک گئی ہے۔ (اسٹار)

بیلداروں کیلئے ملازمت کا سنہری موقعہ

لاہور ۱۸ر نومبر - چھانگا مانگا چیچا وطنی میں ٹھیکے پر یا روزانہ مزدوری پر درخت گرانے یا دوسرے کام کرنے کے لئے بیلداروں کی بہت ضرورت ہے۔ بیلداروں کی رہائش کے لئے کوارٹر مفت ہوں گے یہ کوارٹر محکمہ جنگلات ہمیشہ کے لئے جواب بند ہو چکا ہے - بیلداروں کو ایندھن بھی مفت ملے گا - اور سبزی اگانے کیلئے زمین کے پلاٹ بھی دئے جائینگے روزگار کے متلاشی مزدوروں کو چاہیئے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں وہ سارا سال کی ملازمت کے لئے اپنے علاقے کے ڈویژنل فورسٹ افسر سے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

سیاسی کمیٹی برناڈوٹ اسکیم پر دوبارہ غور و خوض کرے

کمیٹی کے اجلاس میں برطانوی نمائندے کا مطالبہ

پیرس ۱۸ر نومبر - اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں آج جب فلسطین کا مسئلہ زیر بحث آیا تو برطانوی نمائندے نے بتایا کہ وہ عنقریب کاؤنٹ برناڈوٹ کی پیش کردہ سکیم کی حمایت میں ایک قرار داد پیش کریں گے - یاد رہے سیاسی کمیٹی نے اس سے قبل اس سکیم کو مسترد کر دیا تھا - کاؤنٹ کی اسکیم کو مسئلہ فلسطین کا بہترین حل قرار دیتے ہوئے برطانوی نمائندے نے کہا - میں کمیٹی سے درخواست کرونگا - کہ وہ اس سکیم پر از سر نو غور کرے -

سوچاؤ کے قریب سرکاری فوجوں کا جوابی حملہ

نانکنگ ۱۸ر نومبر - سوچاؤ کے قریب چین کی سرکاری فوجوں نے ایک زبردست جوابی حملہ شروع کر دیا ہے نانکنگ سے سوچاؤ جانے والی سڑک پر قبضہ کر لینے کے بعد کمیونسٹ سوچاؤ کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے - لیکن اب سرکاری فوجوں نے جوابی حملہ شروع کر کے انکی پیشقدمی کو روک دیا ہے اور اب وہ اس حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے پیچھے ہٹ رہے ہیں

مینڈھر کی تحصیل میں ایک نئی ایڈمنسٹریشن کا قیام

تراڑکھل ۱۸ر نومبر - حکومت آزاد کشمیر نے مینڈھر کی تحصیل میں ایک نئی ایڈمنسٹریشن قائم کی ہے جو آزاد فوجوں کو کامیابی کے ساتھ جنگ جاری رکھنے میں ہر قسم کی فوری امداد بہم پہنچائے گی - کیونکہ اس علاقے میں بہت سے زمینداروں کا جنہیں ہندوستانی فوجوں کے حملوں کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے لگان معاف کر دیا گیا ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں مزدوری اور احکامات جاری ہو چکے ہیں -

سنگاپور ۱۸ر نومبر - جنوب مشرقی ایشیا کے برطانوی کمشنر جنرل مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے بیان دیا ہے کہ ملایا کی موجودہ گڑبڑ کو چند ایک ماہ میں ختم کر دیا جائے گا (اسٹار)

بقیہ از صفحہ ۲

انہوں نے بھی تقسیم ہند کے فوراً بعد مہاراجہ کی فوجوں کو گلگت سے نکال باہر کیا اور پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔ ان کو فوجی نقطہ نگاہ سے نہایت ہی اہم پوزیشن حاصل ہے کیونکہ سنکیانگ جانے والے حدود پر ان کا قبضہ ہے جہاں نہایت ہی کمزور اور غیر مستقل سی حکومت قائم ہے اور کسی قدر اس کے زیر اثر ہے۔ تیسرے سرینگر کے گرد و نواح کی سطح مرتفع کے رہنے والے مسلمان ہیں۔ یہ لوگ اور زبان بولتے ہیں۔ جنہیں نسبتاً ہندو الفاظ کی آمیزش زیادہ ہے۔ ہندوستان ان کے حوالے سے ہی کشمیر پر اپنا حق جتاتا ہے کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ وہ ہندوستان کے ساتھ شمول کے حق میں ہیں۔

اس موقع پر مہاراجہ نے شیخ عبداللہ نامی ایک مقامی شخص کو جو ابتدا میں خود مہاراجہ کے خلاف تھا۔ اور احتجاج کرنے کی بنا پر جیل میں ٹھونس دیا گیا تھا "مسلم کانفرنس" کی رہنمائی کے لئے قید و بند کی صعوبتوں سے رہائی دے دی۔

"مسلم کانفرنس" ہندوستان کے حامی کشمیریوں کی ایک سیاسی تحریک تھی۔ اور قائداعظم جناح کی قائم کردہ "مسلم لیگ" کے سخت مخالف تھی۔ شیخ عبداللہ کو رہا کرنے کے بعد مہاراجہ نے اسے اپنی حکومت میں شامل کر لیا۔ ایک زمانے میں عبداللہ کمیونزم کی طرف میلان رکھتا تھا اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید اب بھی وہ در پردہ اسی قسم کے خیالات رکھتا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ سطح مرتفع سرینگر کے مسلمانوں کی کس حد تک حمایت اسے حاصل ہے صرف استصواب رائے سے ہی اس امر کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جب تک ہندوستانی فوجیں وہاں موجود ہیں استصواب رائے عامہ بالکل بیکار اور لایعنی ہے۔ ہندوستان کی حکومت حیدر آباد اور جوناگڑھ کے معاملے میں استصواب رائے کے لئے تو بہت آمادہ ہے کیونکہ وہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے لیکن یہاں کشمیر کے معاملے میں وہ اس وقت تک استصواب کے اصول کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے جب تک کہ یہ استصواب رائے اس کی اپنی نگرانی میں نہ کرایا جائے۔ اسی طرح والئی ریاست کا "جائز" اقتدار جسے وہ حیدر آباد میں محل اعتراض سمجھتے ہیں۔ کشمیر میں انہیں اپنے مفاد کے عین مطابق نظر آ رہا ہے۔ کشمیر میں اپنا زور بڑھانے کا ایک اور ذریعہ ہندوستان کے ہاتھ آ گیا ہے۔ جیسا کہ میں واضح کر چکا ہوں۔ کہ قدرتی طور پر کشمیر پاکستان کے ساتھ ہی ملحق ہے لیکن نام نہاد "ریڈ کلف ایوارڈ" نے مغربی پنجاب کے ایک مسلم علاقے کو ہندوستان میں شامل کر کے جنوب کی جانب سے کشمیر میں داخل ہونے کے واحد راستے یعنی "درۂ بانہال" کو حکومت ہند کے حوالے کر دیا۔ یہ راستہ سردیوں میں بند بھی رہتا ہے۔ اس طرح سرینگر کی سطح مرتفع تک پہنچنے کے لئے ہندوستانیوں کے قبضے میں ایک اور راستہ آ گیا ہے چنانچہ گذشتہ موسم بہار میں انہوں نے پونچھیوں کے خلاف اس امید میں ایک زبردست فوجی یلغار کی کہ وہ پونچھیوں کو پاکستان میں دھکیل کر مغربی کشمیر پر بھی قبضہ جما لینگے۔ صرف اور صرف ان کے اس اقدام پر پاکستان کی حکومت نے مغربی کشمیر کی آزاد فوجوں اور قبائلی پٹھانوں کی امداد کے لئے اپنی فوجیں بھیجنے کا فیصلہ کیا کیونکہ اسوقت پاکستان پچاس لاکھ پناہگزینوں کی آبادکاری کے مسئلے سے پہلے ہی دوچار تھا۔ اندریں صورت پونچھ کے چھ لاکھ مزید پناہگزین پاکستان کی طرف دھکیل دئے جاتے تو ان کی آبادکاری کے بار کو بھی اسے اٹھانا پڑتا جو قطعاً اس کے بس کی بات نہ تھی۔ نیز گذشتہ سال ہندوستان کی حکومت نے منگلا کے قریب جہلم کا پانی روک کر جہلم شہر کے آس پاس کے علاقے کو آبپاشی کے حق سے بالکل محروم کر دیا تھا۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ ایسا کرنے کی نوبت نہ آنے دی جائیگی۔ پس اب تک پاکستانی فوجوں نے اس علاقے میں ہندوستانی اور سکھ فوجوں کے حملوں کو پسپا کر کے انکی پیشقدمی کو روکا ہوا ہے ہمالیہ کے شمال مغربی گوشے کے وسیع علاقے میں جہاں کے مسلمان باشندے پاکستان کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں ہندوستانی فوجیں گھس جانے کی جرأت نہیں کر سکیں اگرچہ ایک چھوٹا سا ہندوستانی دستہ لیہ کے مقام پر مقابلہ کر رہا ہے۔

پس دیکھا جائے تو کشمیر پر حکومت ہند کے استحقاق کا انحصار تین چیزوں پر ہے اول جموں کے ہندو اور سکھ باشندے جہاں گذشتہ سال کے فسادات کے بعد سے اب وہی وہ باقی رہ گئے ہیں۔ دوم مہاراجہ کی طرف سے قائم کردہ کشمیر کی موجودہ حکومت سوم وادی کشمیر کے مسلمانوں کی حمایت اور وفاداری جو بذات خود مشتبہ ہے مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں میں اسلام کے نام پر آج جو بیداری پائی جاتی ہے اسے دیکھتے ہوئے اور اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ پاکستان کی اسلامی مملکت بھی عالم وجود میں آ چکی ہے۔ ہر شخص بآسانی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ اگر کشمیریوں کو ان کی اپنی مرضی پر چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنے ہمسایہ مسلم بھائیوں کے ساتھ الحاق کو ہی ترجیح دینگے۔ ہندوستان میں بڑے بڑے مذہبی اور تمدنی اختلافات کے باوجود دریں برعظیم کو سیاسی طور پر ایک یونٹ میں متحد کرنے کی کوشش ہوتی رہی ہے۔ گذشتہ زمانے میں مغل بادشاہوں اور برطانوی راج کے تحت اس نام نہاد اتحاد کے قیام میں کچھ کامیابی بھی ہوئی۔ اب کانگریس بھی جس پر ہندوؤں کی بھاری اکثریت کا قبضہ ہے اس اتحاد کو از سر نو قائم کرنا چاہتی ہے۔

لیکن یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا ہندوستان کے مسلمان ابھی اس مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں کہ وہ فرقہ وارانہ اتحاد سے متعلق گاندھی جی کے نظریات کی اہمیت کا دل سے اعتراف کرنے لگیں۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ گاندھی جی کا جذبہ آج کس حد تک ملک کے طول و عرض میں زندہ ہے۔ برخلاف اس کے وہ قدرتی طور پر اس مخالفانہ جذبہ سے خائف ہیں جو ہندوستان میں پس پردہ مصروف کار ہے اور جو ہندو مہاسبھا اور خوفناک قسم کی خفیہ تحریکوں کی شکل میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔